بہانہ طلب منافقین

ہندستان کے تجدد نواز آپ کے اس فتوے پر قانع ہو جائیں گے کہ عندالضرورت چہرہ کھولنے کے باب میں شارع نے کوئی قطعی حکم نہیں دیا ہے۔ اس معاملے میں تمام تر قاضی و مفتی خود عورت ہے۔ آپ نے اس منزل تک ان کو پہنچا دیا۔ اب جو قبا میں چند بند رہ گئے ہیں ان کا فیصلہ ان شاء اللہ زمانے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کی کشاکش اور نسوانی فقاہت کی مقراض تیز کر دے گی[1] ("پردہ" پر تنقیدی نظر' مولانا امین احسن اصلاحی' ترجمان القرآن جلد ۱۶' عدد ۳-۴' ربیع الاول و ربیع الآخر ۱۳۵۹ھ' مئی و جون ۱۹۴۰ء' ص ۲۸۹' ۲۹۰)۔

---

[1] کسی شخص کو ماخوذ کرنے کا یہ عجیب طریقہ ہے کہ اگر اس کی عبارت میں ثبوت جرم کی کافی گنجایش نہ ہو تو قطع و برید کر کے عبارت کو فرد قرارداد جرم کے مطابق ڈھال لیا جائے۔ فاضل تنقید نگار نے دو جگہ مجھ پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ میں استثنائی صورتوں میں مطلق عورت کو قاضی و مفتی قرار دیتا ہوں۔ حالانکہ خود انھوں نے میری عبارت سے جو فقرے نقل کیے ہیں ان میں یہ الفاظ موجود ہیں: "ایک مومن عورت جو خدا اور رسولؐ کے احکام کی سچے دل سے پابند رہنا چاہتی ہے اور جس کو فتنے میں مبتلا ہونا منظور نہیں ہے"۔ مطلق عورت اور مومن عورت میں جو عظیم الشان فرق ہے ایک صاحب علم آدمی اس سے بے خبر نہیں ہو سکتا۔ مگر اس قید کو اطلاق سے بدلنا شاید اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ اس تحریف کے بغیر الزام ثابت نہ ہو سکتا تھا۔

رہا یہ اندیشہ کہ بہانہ طلب منافقین میری تعبیر قانون سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے' تو میں اس کو ناقابل التفات سمجھتا ہوں۔ منافق کے لیے کون دروازہ بند کر سکتا ہے؟ وہ اس کا محتاج کب ہے کہ میں یا آپ یا کوئی اور شخص اس کے لیے راستہ کھولے؟ اس کے لیے تو ساری شریعت گنجایشوں سے بھری پڑی ہے۔ جدھر سے چاہے نکل بھاگے۔ وہ چاہے تو تمام عمر زکوٰۃ نہ دے' کبھی حج نہ کرے' کبھی روزہ نہ رکھے' ہر رات ایک نئی عورت سے نکاح کرے اور صبح طلاق دے دے۔ شریعت کی کون سی حد ہے جس سے نکلنے کا راستہ وہ نہ پا سکتا ہو؟ شریعت کا قانون دراصل اس کے لیے بنایا ہی نہیں گیا ہے۔ یہ تو صرف مومنوں کے لیے بنایا گیا ہے' اور اسی لیے منافقین کے واسطے اس میں ہر طرف راہ فرار موجود ہے۔ اگر ہم قانون کی تعبیر کرتے ہوئے اس خوف کو پیش نظر رکھیں کہ کہیں منافق کو اس میں سے نکل بھاگنے کا راستہ نہ مل جائے' تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم اپنی طرف سے قانون میں ان بندشوں کا اضافہ کریں جو شارع نے نہیں رکھی ہیں اور یہ شریعت کی تعبیر نہیں تحریف ہوگی (ابوالاعلیٰ مودودی)۔